عباسِ وفاشعار
بشکریہ
امامیہ مشن پاکستان (رجسٹرڈ) لاہور
maablib.org

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان لاہور نمبر ۱۶۱

# عباسؑ وفا شعار

تحریر

مفکر وحید پروفیسر خواجہ محمد لطیف انصاری

قیمت ۔۔۔۔۔ ۱۶۰ پیسے

# امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ لاہور

کے سلسلہ اشاعت کا نمبر ۱۶۱ "عباس وفا شعار" آپ کے زیر نگاہ ہے
جسے جناب مفکر وحید مولانا پروفیسر خواجہ محمد لطیف صاحب انصاری مدظلہ
نے خاص طور پر ہماری درخواست پر قلمبند فرمایا ہے۔ مولانا ممدوح کی شخصیت
محتاج تعارف نہیں آپ کو مشرقی علوم کے ساتھ ساتھ مغربی علوم پر بھی خاصی دسترس
ہے اس مختصر تحریر میں آپ نے سرکار وفا حضرت ابو الفضل عباس علیہ السلام کی
حیات طیبہ کے مختلف گوشوں پر انتہائی اختصار کے باوجود جامع انداز میں روشنی
ڈالی ہے۔ امامیہ مشن پاکستان کی طرف سے انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب اس موضوع پر
ایک ضخیم و مبسوط کتاب بھی شائع کی جائے گی۔ افراد ملت کی خدمت میں التماس ہے کہ
وہ توسیع اشاعت میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ مفت تقسیم کے لئے
قیمت میں پچاس فیصد رعایت دی جاتی ہے۔ والسلام

اگست ۱۹۶۳ء چھ ہزار

آنریری جنرل سیکرٹری

عباسؑ وفا شعار
maablib.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# عباسؑ وفاشعار

## تمہید

مملکت خداداد پاکستان مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے۔ یہ نعمت غیر مترقبہ سید جمال الدین افغانیؒ کے فکر دور اندیش، علامہ اقبالؒ کے پُر اخلاص بلند تخیل اور بابائے ملت قائد اعظم محمد علی جناحؒ کے فکر و عمل، جد و جہد، عزم و استقلال، تدبیر و فراست کا شاہکار اور ملت اسلامیہ کے اتفاق و اتحاد، ہم آہنگی اور یگانگت کا ثمرہ ہے۔ یہ تجربہ ہمیں بتلا رہا ہے کہ مسلمانوں کا اتحاد ہی دنیا میں ان

کی کامیابی وکامرانی کی کلید ہے، اس لئے اتحاد کے استحکام کے لئے ضروری ہے
کہ ہم ایسی واجب التعظیم ہستیوں کی یادگاریں متفقہ طور پر منا کر اتحاد و تنظیم اسلامی
کا نمونہ پیش کریں۔

کیا یہ صریح ظلم و بے انصافی نہ ہوگی کہ توحید کے علمبردار سلکِ اخوت میں
منسلک مسلمان ایسی ہستیوں کی یادگار منانے پر متفرق و منتشر ہو جائیں۔ جن کی
وجہ سے اسلام نے نشاۃ ثانیہ حاصل کی اور زندہ ہے ہمیں شہدائے اسلام کی
سیرتوں کو اپنانا ہے۔ اپنی سیرتوں کو ان کی سیرتوں کے سانچے میں ڈھالنا ہے
اسلام و پاکستان کے لئے مجاہدانہ اقدامات کو اختیار کرنا ہے۔ آئیے جس طرح
ہم پاکستان کی تاسیس کے لئے اکٹھے ہوئے تھے جس طرح ہم نے استقلالِ پاکستان
کے لئے ہم آہنگی اور یگانگت کا ثبوت پیش کیا تھا اس سے بڑھ کر شہیدانِ انسانیت
کشتگانِ راہِ خدا کی یاد مل کر منائیں اور تعمیر پاکستان میں مدد لیں۔ شہدائے
کربلا تمام اسلامی فرقوں کا مشترکہ سرمایۂ افتخار ہیں۔

یہ محرم کا مہینہ ہے۔ جس طرح اس سے پہلے مہینہ ماہ ذی الحجہ حضرت ابراہیم
خلیل اللہ علیہ السلام اور حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کی یادگار منانے اور ان
کے کردار کو جامہ عمل پہنانے کے لئے وقف ہے اور مناسک حج ان کے اعمال کو عملی طور
پر دہرانا ہے۔ اسی طرح اس مہینے کو سرکارِ رسالت محمد مصطفےٰ کے نواسے ذبح عظیم
حضرت امام حسین علیہ السلام کی یادگار منانے اور ان کی سیرت کو جامہ عمل پہنانے
کے لئے وقف کریں۔ اور واقعہ کربلا کو تشکیل سیرت اور تعمیر کردار کے لئے دہرائیں
قصے کہانیاں انسانی سیرت پر حیرت انگیز اثر رکھتی ہیں۔ سیرت صرف الفاظ سے

نہیں بلکہ سلف صالحین کی تقلید اعمال سے بنتی ہے۔ اس لئے قرآن حکیم کا تیسرا حصّہ سلف صالحین کے لئے وقف ہے۔ قصہ کی دو قسمیں ہیں۔

المیہ (TRAGEDY) دوسرا مسرتیہ (COMEDY)

نفسیات کا مسئلہ ہے کہ اثر کے لحاظ سے الم انگیز قصہ کا جو مقام ہے وہ دنیائے ادب میں سرور انگیز کہانی کو حاصل نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ المیہ ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کو دہرانا حج جیسی عظیم عبادت کا جزو قرار دیا ہے۔ یہ وہ المیہ ہے جس کی انتہا المیہ کربلا ہے۔

غریب و سادہ و رنگین ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی حسینؑ ابتدا ہے اسماعیلؑ

(علامہ اقبالؒ)

المیہ کربلا کے ہیرو کو قرآن حکیم نے ذبح عظیم کہہ کر دنیائے اسلام کو اس قصہ کو اسی طریق پہ دہرانے کی دعوت دی ہے۔ جس طرح قصہ اسماعیلؑ کو مناسک حج میں دہرایا جاتا ہے اگر اس المیہ کربلا کا شہید عظیم ہے تو اس کے قصہ کا پلاٹ بھی عظیم ہے۔ اس پلاٹ میں حصہ لینے والے بھی عظیم ہیں۔

آئیے ان عظیم افراد میں سے ہم آپ کو ایک بطلِ عظیم کا تذکرہ سنائیں۔

---

# سرکارِ وفا

سرکارِ وفا ابو الفضل العباس حضرت امیر المومنینؑ کے فرزند عساکرِ حسینیہؑ کے سپہ سالار بھی تھے اور حسینؑ کے پیارے بچوں کے سقہ بھی اور حسینی لشکر کے علمبردار بھی انہوں نے رزم گاہ کربلا میں انتہائی ایثار، انتہائی مواسات، انتہائی شجاعت، انتہائی قربانی، انتہائی صبر و رضا، انتہائی عزم و استقلال اور انتہائی ایفائے عہد و انتہائی وفا کی ایسی مثال پیش کی ہے جسے ہر شیعہ اور سنّی مسلمان اقوامِ عالم کے سامنے پیش کر سکتا ہے۔

آیئے اس سرمایۂ نازش کے حالاتِ زندگی سنیئے اور ان کے نقشِ قدم پر چل کر اپنی دنیا و آخرت کو سنوار لیجئے۔

نام عباس، کنیت ابو الفضل، آپ نے کربلا میں جو حسین علیہ السلام کے بچوں کو پانی بہم پہنچانے کی جد و جہد فرمائی ہے اس کے پیشِ نظر آپ کو سقائے اہلِ بیت بھی کہتے ہیں اور اس لحاظ سے آپ کی کنیت ابو قربہ (چھوٹے مشکیزہ کا باپ) بھی ہے۔ یعنی آپ کو سرکارِ شہادت کے بچوں کے مشکیزہ سے اس قدر محبت تھی۔ جس قدر باپ کو اولاد سے ہوتی ہے۔ چونکہ امام حسین علیہ السلام کا علمِ لشکر

انہی کے پاس تھا اس لئے آپ کا لقب علمدار بھی ہے اروا حنا لہ الفداء۔

## حلیہ مبارک

جناب عباسؑ حسن و جمال میں اپنے زمانے میں اس قدر ممتاز تھے کہ اس وقت دنیائے عرب میں قمر بنی ہاشم" یعنی (ہاشمی گھرانے کا چاند) کے نام سے مشہور تھے۔ عرب میں بنی ہاشم کا قبیلہ حسن و جمال میں امتیاز رکھتا تھا۔ اس قبیلہ میں قمر بنی ہاشم کے نام سے مشہور ہونا خود بتلا رہا ہے کہ آپ حسن و جمال میں اپنی نظیر آپ تھے۔ بلند و بالا و سرو قد تھے۔ اس قدر قدآور تھے کہ جب وہ رکاب گھوڑے پر سوار ہوتے تھے تو پاؤں زمین کو چھوتے تھے۔

## توارث صفات
## HERIDITY
## اور خاندانی تاریخ

آپ عم رسول سرکار احسان مرایمان حضرت ابوطالب علیہ السلام کے پوتے تھے۔

### کون ابوطالب؟

اس کا دادا وہ اعلیٰ سے اعلیٰ

جس نے احمدؐ کو گودی میں پالا ۔ مرتبہ اس سے کیا ہوگا بالا

حضرت ابوطالبؑ جنہوں نے سرکار دو جہاںؐ یتیم عبداللہ کی پرورش کی اور جو سرکار رسالتؐ کے ہر درد میں مونس اور ہر درد میں شریک رہے۔ جنہوں نے کفار مکہ کے مشہور بائیکاٹ کے ایام میں حضور کو ہر ممکن راحت و آسائش سے اپنے ہاں شعب ابی طالب میں رکھا ہو خطرات میں جناب ختمی مآبؐ کے لئے ہمیشہ سینہ بنائی ہوئی دیوار تھے۔ ان کی دادی سرکار شفقت حضرت فاطمہ بنت اسد صلوٰۃ اللہ علیہا۔ جنہوں نے ماں کے یتیم عبداللہ کو اپنے بچوں سے بڑھ کر پرورش کیا اور سرکار رسالت نے ہمیشہ انہیں ماں سمجھا اور عمامی بعد امی (میری ماں کے بعد میری ماں

کے الفاظ سے یاد فرمایا ۔ ان کے والد سہ

مسلم اول شہ مردانِ علیؑ　　عشق را سرمایہ ایمان علیؑ

(علامہ اقبالؒ)

سرکار ولایت غالب کل غالب، مطلوب کل طالب اسد اللہ الغالب علی مرتضےٰ ہیں جن کی شجاعت کا کائنات نے لافتیٰ الا علی کے الفاظ میں کلمہ پڑھا جنہوں نے لاسیف الا ذوالفقار سے اسلام کی حفاظت کی، اسلامی سلطنت کی بنیاد رکھی اس کی توسیع فرمائی اور اس کا دفاع فرمایا ۔ جو سرکار رسالت کا اعجاز شجاعت ہیں ۔ جن کے علم نے اسلام کی کھیتی کو سیراب کر کے پروان چڑھایا ۔ جن کے اعمال کی وجہ سے سرکار رسالت نے انہیں کل ایمان کے خطاب سے سرفراز فرمایا ۔ جو اسلام کے ہر کڑے وقت میں کام آئے ۔ جن کی سر توڑ کوششوں نے اسلام کو اسلام بنایا ان کے بھائی حسنین (حسنؑ و حسینؑ) جوانانِ بہشت کے سردار رسولؐ کے گلدستے جو ہر حالت میں امام ہیں خواہ صلح کر کے بیٹھ جائیں یا جہاد کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں! ان کی ماں ام البنین فاطمہ خاندان کلاب کی مایہ ناز خاتون جن کے خاندان کی امتیازی شان شجاعت ہے ۔ وہ شجاعت جس کے پیش نظر حضرت علیؑ علیہ السلام نے اس مہر سے عقد کیا تاکہ اس کے بطن سے اشجع العرب بچہ علوی شجاعت کا مظہر بن کر حق و باطل کی سب سے بڑی جنگ کربلا میں سرکار شہادت امام حسینؑ علیہ السلام کا ناصر و قوت بازو بنے ۔ ایسے خلاصہ روزگار بزرگوں کا درخشاں اپنے خون کے ایک ایک قطرہ میں حمایت اسلام، تحفظ ایمان و صداقت حفاظت دینِ مبین، دفاع کے جوہر لئے ہوئے تھا ۔

۵ شعبان المعظم ۲۶ھ کو آپ کی ولادت ہوئی۔ چودہ برس تک

## ولادت ماحول (ENVIROMENT)

### وہ فضا جس میں حضرت عباس نے پرورش پائی

آپ نے اپنے والد بزرگوار کے سایہ حافظت میں پرورش پائی۔ سنہ ۴۰ھ میں جناب امیرؑ کی شہادت ہوئی۔ دس برس آپ اپنے بھائی امام حسن علیہ السلام کے زیر تربیت رہے۔ سنہ ۵۰ھ میں امام حسن علیہ السلام شہید ہوگئے اس وقت حضرت عباس کی عمر ۲۴ برس کی تھی اس ۲۴ برس میں بھی ہمیشہ سرکار شہادت امام حسین علیہ السلام سے وابستہ رہے۔ شہادت امام حسن کے بعد ۱۰ برس معیت سے فیوض حسینیہ سے استفادہ فرمایا۔

واقعہ کربلا میں آپ کی عمر ۳۴ برس تھی، یہ صاحب نظر اور روشن ضمیر انسان جس نے ۳۴ برس تک عظیم آنکھیں دیکھیں۔ جس کے کانوں نے پاک ترین زبان و دہن رکھنے والے انسانوں سے صداقت ریز کلام سنے تھے علم و عرفان کا سرمایہ دار تھا۔



## سیرت

قد کان من فقہاء اولاد الائمہ علیہم السلام و کان عدلاً ثقۃً تقیاً نقیاً۔

حضرت عباس آئمہ علیہم السلام کی اولاد میں سے علم شریعت کے ماہر تھے عادل اور منصف مزاج تھے، قابل اعتماد تھے۔ متقی و پرہیزگار تھے پاک و پاکیزہ سیرت کے مالک تھے۔

ان کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

كان عمنا العباس بن علي نافذ البصيرة صلب الايمان جاهد مع ابي عبد الله وابلى بلاءً حسنا ومضى شهيدا ۔

ہمارے چچا عباس ابن علی بڑے دیندار اور مستحکم ایمان تھے انہوں نے حسین علیہ السلام کے زیر سایہ جہاد کیا۔ کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ اور آخر درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔

امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارے چچا جناب عباس کے لئے اللہ کے ہاں وہ مرتبہ حاصل ہے جس پر دیگر شہداء روز قیامت تک رشک کریں گے۔"

## سیرت کا امتیازی نشان

جناب عباس بطن حضرت ام البنین سے تھے اور حضرت امام حسین علیہ السلام سیدۃ النساء العالمین معصومہ کبریٰ بضعۃ الرسول حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے شکم اقدس سے تھے، اس لئے اصطلاح عام میں جناب عباس حضرت امام حسین علیہ السلام کے "سوتیلے بھائی" تھے۔ سوتیلا لکھتے ہوئے میرا قلم کانپ رہا ہے، دل دھڑک رہا ہے۔ مگر جناب عباس کی ایک خصوصیت سمجھانے کے لئے یہ لفظ نوک قلم پر آگیا ہے۔ یہ میری علمی کوتاہی ہے کہ میں اسے کسی اور پیرائے میں بیان نہیں کرسکا۔ اللہ معاف کرے۔

دنیا کی تاریخ کا مطالعہ بتلا رہا ہے کہ سوتیلا رشتہ دنیا میں بہت بڑے بڑے مفاسد اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔ چنانچہ واقعات دہر کی روشنی میں "سوتیلا بھائی" اور "دشمن" دو مترادف الفاظ ہیں، بنی اسرائیل کی تاریخ نبوت

ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے باوجودیکہ نبی زادے تھے لیکن آغوش نبوت
کے پروردہ بھائیوں نے باپ کو اپنے سوتیلا پن کے معاندانہ جذبے میں خون کے آنسو
رلایا، "برادران یوسف" کا محاورہ ان کی معاندانہ روش کی یادگار ہے۔ مگر
عصمت کبریٰ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد کے متعلق حضرت ام البنین
کی اولاد میں اس جذبہ کا کس طرح تزکیہ ہوا ہے۔ وہ دنیا کی تاریخ میں ایک یگانہ
اور منفرد مثال ہے۔ حضرت عباس اور ان کی پیروی میں ان کے تین بھائیوں نے
اس مخرب معاشرت انسانی جذبہ و رویہ کے اتلاف کی بے نظیر نظیر پیش کی ہے
اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ مختلف البطن بھائی بھی اپنے باپ کی یادگار کے لئے
کس طرح قربانی، ایثار اور مواسات کی مثال پیش کر سکتے ہیں۔ سیرت کی یہ
ایسی رفعت و بلندی ہے جو سیرت حضرت عباس علمدار کا امتیازی نشان ہے

## وفائے عباس

حضرت عباس اور ان کے بھائیوں کی انتہائی وفا کا واقعہ
واقعہ بیان ہے۔ شمر ذی الجوشن پر کا حضرت ام البنین
سے کوئی خاندانی رشتہ تھا۔ اس نے کربلا پہنچ کر سب سے پہلے یہی کام کیا لشکر
حسینی کے سامنے آیا اور پکار کر کہا

"کہاں ہیں ہماری بہن ام البنین کے بیٹے!"

حضرت عباس اس معاند اہل البیت سے ہم کلام ہونا نہیں چاہتے تھے۔
سرکار سید الشہداء نے ارشاد فرمایا۔

"بھائی عباس جاؤ اور سنو کہ یہ کیا کہتا ہے۔ بات سننے میں کیا حرج ہے۔"
تعمیل ارشاد میں حضرت عباس اپنے تینوں بھائیوں کو ہمراہ لے کر سامنے آئے اور

فرمایا "کہو کیا کہتے ہو" شمر نے کہا۔
"تم لوگ امان میں ہو"۔
اس پر انہوں نے جواب میں فرمایا:۔
"خدا لعنت کرے تجھ پر اور تیری امان پر۔ ہم کو تو امان ہے اور فرزندِ رسولؐ کو امان نہیں۔"

اس واقعہ سے ان دلیروں کے عزم و استقلال اور وفاداری کا حقیقی اندازہ ہوتا ہے، زندگی کی راہ صاف ہونے کے باوجود موت کو اختیار کرنا کسی معمولی دل کا کام نہیں۔

## طلب مہلت

۹ محرم کی سہ پہر کو لشکرِ یزید امام حسین علیہ السلام پر حملہ آور ہوا۔ اس وقت جناب عباس خدمت امامؑ میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا:
"مولا! لشکر سر پر آپہنچا ہے اب کیا حکم ہے۔"
حضرت نے فرمایا۔ "عباس میری جان تم پر فدا ہو تم خود سوار ہو کر ان کے پاس جاؤ اور پوچھو کہ ان کے حملے کا سبب کیا ہے۔؟"
جناب عباس بیس سواروں کے ساتھ تشریف لے گئے اور پوچھا۔
"تمہاری رائے میں کیا تبدیلی ہوئی اور تم کیا چاہتے ہو۔؟"
لوگوں نے عرض کیا۔
"گورنر کوفہ عبیداللہ ابنِ زیاد کا حکم آیا ہے کہ تم لوگوں سے حاکم کی اطاعت کرنے کا مطالبہ کریں۔ عدم اطاعت کی صورت

میں تم سے جنگ کریں۔"

آپ نے فرمایا، "اچھا جلدی نہ کرو۔ میں اپنے مولا اور امام تک تمہارا پیغام پہنچا دوں۔"

یہ سُن کر وہ لوگ ٹھہر گئے۔ جناب عباس گھوڑے کو سرپٹ دوڑا کر امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے اور صورتِ حال کو بیان کیا۔

حضورؑ نے فرمایا:۔

"اگر ممکن ہو تو ان سے آج کی شب کی مہلت لے لو، تا کہ ہم آج کی رات اپنے پروردگار کی خوب عبادت کریں۔"

جناب عباس گھوڑا دوڑا کر لشکر کے سامنے آئے اور ارشادِ امام بیان کیا تھوڑی سی کشمکش کے بعد مہلت مل گئی اور امام علیہ السلام کو ایک رات اور عبادت الٰہی میں بسر کرنے کا موقعہ مل گیا۔

## امامؑ کے خطبہ شب عاشورہ کا جواب

اسی شب عاشورہ امام علیہ السلام نے اپنے اصحاب و انصار کو جمع کر کے ارشاد فرمایا:۔

"تم سب لوگ رات کی تاریکی میں کہیں نکل جاؤ۔ یہ لوگ میرے قتل کے درپے ہیں اور کسی سے انہیں کوئی کام نہیں۔"

اس وقت سب سے پہلے جس نے جاں نثاری کا اعلان کیا وہ حضرت عباس تھے۔ عرض کیا:۔

"ہم ایسا کس لئے کریں کیا اس لئے کہ آپ کے بعد زندہ رہیں ہرگز

نہیں۔ ہم آپ کے بعد زندہ رہنا نہیں چاہتے۔ خدا ہم کو ایسا دن نہ دکھلائے کہ آپ کے بعد زندہ رہیں۔"

## علمداری

امام حسینؑ علیہ السلام نے روز عاشورہ نماز صبح کے بعد لشکر کو ترتیب دیا اور حضرت عباس کو علمدار لشکر بنایا۔ یقیناً یہ منصب وہ تھا جو ہمیشہ رسولؐ اللہ کی جانب سے حضرت علیؑ مرتضےٰ کو حاصل رہا ان کے فرزند عباسؑ کو رسول اللہ کے جانشین حسینؑ کی طرف سے یہی منصب ملا۔ اور ہمیشہ کے لئے یادگار بن گیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ واقعہ کربلا میں حضرت عباسؑ علیؑ مرتضیٰؑ کی اسی طرح نمائندگی فرما رہے تھے جس طرح رسول اللہؐ کی نمائندگی شبیہ رسول علی اکبر اور سرکار امن حضرت امام حسنؑ کی نمائندگی حضرت قاسم فرمارہے تھے۔ اور سیدہ طاہرہ فاطمہؑ کی نمائندہ عُلیا جناب زینبؑ تھیں۔

لشکر حسینی کے علم کی شکل یہ ہے کہ پھریرے پر انسانی پنجہ کی شبیہ ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ اسلام مذہب امن ہے۔ اس لئے کفیل امن مذہب کا نشان بھی امن کا نشان ہونا چاہئیے۔ جب کہیں کوئی ہنگامہ برپا ہو رہا ہو تو انسان اس ہنگامہ کو فرو کرنے کے لئے ہاتھ کو بلند کر کے پنجے سے سکون پیدا کرنے کا اشارہ کرتا ہے۔ اس لئے انسانی پنجہ Sign of PEACE یعنی امن کی علامت اور نشانی ہے۔ میدان جنگ میں اس علم کا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ہم اگر جنگ بھی کرتے ہیں۔ تو قیام امن کے لئے کرتے ہیں۔

حضرت عباس نے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک اس علم کو میدان کربلا میں سرنگوں نہیں ہونے دیا۔ اور اپنے آخری سانس تک سربلند رکھا اس سے ہر مسلمان

کو سبق لینا چاہیئے۔ کہ ہم بھی اسلامی علم کو اپنے آخری سانس تک سربلند رکھیں اور اسلام اور پاکستان کے دفاع میں جان توڑ کوشش کرتے رہیں اور ایسے شرِ اعداء سے بچائیں

## اہلِ حرم کی تسلی

جب امام حسین علیہ السلام صبح عاشورہ لشکر اعداء میں تقریر فرمانے کے لئے گئے تو مخدرات عصمت میں ایک کہرام برپا ہو گیا۔ سرکار شہادت نے حضرت عباسؑ اور حضرت علی اکبرؑ کو بھیجا، کہ انہیں تسلی دیجئے اور کہیئے کہ اس وقت خاموش رہیں رونے کا وقت پھر آئے گا۔ چنانچہ یہ حضرات گئے اور اہل حرم کو تسلی دی۔

## مظہر شجاعت علیؑ

عمرو بن خالد صیداوی اور ان کے غلام سعد مجمع بن عبد اللہ عائذی، اور جنادہ بن حارث سلمانی لڑتے ہوئے دشمن کے نرغے میں گھر گئے اس پر سرکار سید الشہداؑ نے حضرت عباسؑ کو بھیجا۔ انہوں نے حملہ کیا اور ساری فوج کو منتشر کر کے انہیں محاصرہ سے نکال لائے ان بہادروں میں پھر جوش پیدا ہوا اور دشمن پر شدت سے ٹوٹ پڑے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے

یہ حضرت عباسؑ کی شجاعت، جسارت اور مہارت فنونِ جنگ کا بے نظیر مظاہرہ ہے اور اپنے سپاہیوں کی آزادی کے لئے اپنی جان پر کھیلنے کا بہترین نمونۂ عمل ہے۔

## میدانِ جہاد میں قربانیاں

حضرت عباسؑ کے ایثار و مواسات کا یہ بھی ایک بے نظیر مظاہرہ ہے کہ اپنے چھوٹے بھائیوں کو جنہیں اولاد کی طرح پالا تھا اپنی آنکھوں کے سامنے

فرزند رسول پر قربان کر دیا۔

## اذن جہاد و سقائی

جب میدان میں کوئی جانے والا نہ رہا۔ تو سرکار شہادت کی خدمت میں حاضر ہو کر جہاد کے لئے اجازت طلب کی۔ نیز عرض کیا۔

"مولا مجھ سے بچوں کی تشنگی دیکھی نہیں جاتی اجازت دیجیے کہ میں بچوں کے لئے پانی لے آؤں۔"

امام حسین علیہ السلام نے ان الفاظ کے ساتھ اجازت دی۔

"عباس تم میرے لشکر کے علمدار اور زینت ہو۔"

## قربان گاہ

جناب عباس مشک کندھے پر ڈالے علم کو بلند کئے ہوئے آگے بڑھے، اس وقت لڑ نہیں رہے تھے۔ بلکہ نہر پر پہنچنے کے لئے راستہ صاف کر رہے تھے۔ نہر پر متعین ہزاروں سپاہی شیر خدا کے شیر کو نہ روک سکے وہ نہر پر پہنچے، اطمینان سے مشک بھری۔ تین دن کے پیاسے تھے۔ مگر ایک قطرہ پانی زبان کو چھونے نہ دیا۔ دریا سے باہر آئے فوج نے پھر ہجوم کیا۔ فوج سے لڑتے اور مشکیزہ کو بچاتے آ رہے تھے کہ دونوں ہاتھ یکے بعد دیگرے قلم ہو گئے۔ مشک کا تسمہ دانتوں میں داب کر اور علم کو زخمی بازوؤں سے سنبھال کر مشک کو اپنے آگے زین پر رکھا اور مشکیزہ کی حفاظت کے لئے اپنا جسم اس پر ڈال دیا۔ گویا جسم کو سپر مشکیزہ اولاد حسینؑ بنا دیا جو تیر آتا جسم پر لیتے رہے۔ جسم تیروں سے چھلنی ہو گیا اور تیر جسم کے رو ئیں روئیں میں پیوست ہو گئے انتہائی جد و جہد اور قربانی کے باوجود ایک تیر مشکیزہ میں لگا۔ پانی زمین پر بہہ گیا، جناب عباس نے دوڑتے

ہوئے گھوڑے پر سے دریں اپنے جسم کو زمین پر گرا دیا ، تیر جسم سے نکل کر جناب عباس کی بلندیوں کی طرف اشارہ کر رہے تھے ۔ جہاں حسین علیہ السلام کے بچوں کا پانی جہاں بہا وہاں لوگوں نے عباس کا خون بہتے ہوئے دیکھا ۔
انسانی وفا کے متعلق ایک ضرب المثل زبان زد خلائق ہے ۔ انتہائی وفا کے سلسلہ میں کہا جاتا ہے کہ فلاں جہاں پانی بہے اپنا خون بہانے کو تیار ہے یہ ضرب المثل الفاظ میں تشنۂ عمل تھی ۔ عباس سقائے اہلِ بیت نے اس ضرب المثل کو اپنے عمل سے بتیراب تکمیل کر دیا ۔

## دمِ واپسین

جب زخموں سے چور ہو کر زین سے فرش زمین پر تشریف لائے تو آقا کو پکارا ۔ حسین علیہ السلام پہنچے زخمی جسم کو گود میں لے کر کہا

" بھیا ! کوئی وصیت کرو ۔ "

عرض کیا : " آقا ! میری نعش کو خیمہ میں نہ لے جایئے گا بچے خیال کر رہے ہیں کہ چچا پانی کے لئے مصروف جدوجہد ہیں پانی لائیں گے میری نعش کو دیکھ کر ان کی امیدوں پر پانی پھر جائے گا اور ان کی دل شکستگی ہو گی ۔ "

اللہ ! اللہ ! شانِ وفا اپنے بعد بھی بچوں کی دل شکستگی کا پاس ہے ۔ آخر مولا حسین علیہ السلام نے گود میں لے لیا ۔ آنکھ سے تیر نکالا ، چہرے کا خون صاف کیا ۔ غازی عباس نے مولا حسین ع کے چہرے پر نظر کی ، سرکارِ شہادت کی بے کسی اور

مظلومیت کو ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں اور غم آگین دل کے ساتھ دیکھا۔ آخری سانس لی اور دُنیا کو خیرباد کہا۔

اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون

---

عباس علمدار کو وفا کا تاج اور ایثار و مواسات کی خلعت پہنانے والے اور شہادت کی نعمت سے سرفراز کرنے والے

معبود!

ہمیں مولا عباس کے نقشِ قدم پر چلنے اور ان کی طرح موت سے بغلگیر ہونے کی توفیق عطا فرما۔ جبکہ یہ اسلام کے لئے اعلاء کلمۃ الحق کے لئے۔ آثار سرکار رسالت کی بقا کے لئے اور اگر موت آئے تو انہی مقاصد کے لئے

وَمَا توفیقی اِلّا باللّٰہ ھو ولی التوفیق وبیدہٖ ازمۃ التحقیق - الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وآلہ الطیبین واصحابہ المنتجبین ۔



---

(مطبوعہ: الہلال پریس لاہور)